پبلک ایڈمنسٹریشن سے کیا مراد ہے؟ سیرت طیبہ کی روشنی میں واضح کریں۔ نیز اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مثالی حکمرانی کی نمایاں خصوصیات تحریر کریں۔

1- تعارف:

دنیا میں حکومت اور حکمرانی کا تصور صدیوں سے چلا آرہا ہے جس کی ابتداء کے بارے میں مختلف تاریخ دانوں کی مختلف آراء پائی جاتی ہے۔ دنیا میں بے شمار طرز حکمرانی موجود ہیں جن کی اپنی اپنی خصوصیات ہیں۔ ریاست کے معاملات کو ایک طریقے سے سرانجام دینا پبلک ایڈمنسٹریشن کہلاتا ہے۔ اسلام میں ریاست کا تصور تو بہت پرانا ہے۔ لیکن رسول اکرم ﷺ کی آمد نے اس تصور کو چار چاند لگا دیئے کیونکہ آپ ﷺ نے دنیا میں پہلی بار مدینہ کی فلاحی ریاست کا تصور قائم کیا۔ اسلام میں مثالی حکمرانی وہی ہے جو قرآن اور سنت کی روشنی میں سرانجام دی جائے۔ اور قرآن اور سنت کے طریقوں پر قائم کردہ ریاست ہی فلاحی ریاست بن سکتی ہے۔

2- پبلک ایڈمنسٹریشن کی تعریف:

امریکہ کے سابقہ صدر ووڈرو ولسن نے پبلک ایڈمنسٹریشن کی یوں تعریف کی

> "Public administration is the systematic study of application of law"

نیز اسی طرح قرآن پاک میں اللہ کے خلیفے کے لیے بھی واضح شرط مقرر فرمائی ہے۔

> "اور اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا کہ جو شخص ایمان لائے اور عمل صالح کرے۔ میں اس کو دنیا میں اپنا خلیفہ بناؤں گا"

لہذا اللہ کا خلیفہ بننے کے لیے اہل ایمان اور اعمال کا صالح ہونا اولین ترجیح ہیں۔

3- سیرت طیبہ کی روشنی میں پبلک ایڈمنسٹریشن کی مثالیں:

آپ کی ساری زندگی انسانیت کے لیے مشعل راہ ہے۔ آپ نے جو بھی کیا وہ دنیا کے لیے لازم ہو گئیں۔ آپ کی زندگی سے پبلک ایڈمنسٹریشن کی عمدہ مثالیں جھلکتی ہیں۔

(i) - فلاحی ریاست کا قیام:

آپ نے تاریخ میں پہلی ریاست کی بنیاد رکھی۔ مدینہ کی ریاست پوری دنیا کے لیے عظیم نمونہ تھی۔ جہاں تمام جنس، نسل، اور مذہب کے لوگوں کو دائرہ حقوق پوری پوری طرح ادا ہوتے تھے Karen Armstrong لکھتی ہیں۔

> "The state of Madina was true reflection of wellfare state."

(ii) جنگوں کا خاتمہ اور امن کا قیام:

آپ نے تمام جنگیں دفاعی محاذ میں لڑی۔ آپ نے بہترین سپہ سالار اور مثالی حکمران کا ثبوت دیتے ہوئے دشمن پہ پہلے خود پر حملہ کرنے سے گریز کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے امن معاہدے کیے تاکہ معاشرے میں امن قائم ہو اور ہر انسان کا جان مال اور عزت محفوظ رہ سکیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے

> وَاللّٰہ لا یحب الفساد۔
>
> "بے شک اللہ فساد کو پسند نہیں فرماتا ہے"

(iii) لوگوں کو حقوق کی فراہمی:

آپ نے انسانی حقوق کو بہت زیادہ اہمیت دیا کرتے تھے اس لیے میثاق مدینہ کو دنیا کا پہلا Magna Carta کہا جاتا ہے۔ میثاق مدینہ ایک مکمل دستاویز تھی جس میں تمام انسانوں کے تمام حقوق کو تحریری طور پر محفوظ کر لیا گیا تھا۔ حضرت عائشہؓ حضور کریمؐ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا

> "جبرائیلؑ مجھے بار بار ہمسائیوں کی حقوق کی تاکید کرتے ہیں۔ ایک بار مجھے خیال گزرا کہ ہمسائیوں کو وراثتی حقوق میں شامل کر دیا جائے گا"

CamScanner

٦) کفار اور غیر مسلموں سے معاہدے:

آپ نے اعلیٰ حکمرانی کا ثبوت دیتے ہوئے غیر مسلموں سے کئی معاہدے کیے تاکہ معاشرے میں ہر انسان کے حقوق کا خیال رکھا جائے اور تمام انسانوں کو معاشرتی ترقی میں شامل کیا جائے۔ صلح حدیبیہ اور معاہدہ حلف الفضول آپ کی بہترین حکمرانی کا ثبوت ہیں۔

٧) ایماندار اور اہل افسران کی تعیناتی:

آپ نے ہمیشہ ایماندار اور اہل افسران کا انتخاب کیا تاکہ ریاست کے معاملات کو انتہائی ایمانداری اور لگن سے سر انجام دلایا جائے۔ اس کے علاوہ آپ نے سفارتکاری کے لیے بھی ان افسران کا انتخاب کیا جو بین الاقوامی امور پہ گرفت رکھتے تھے۔

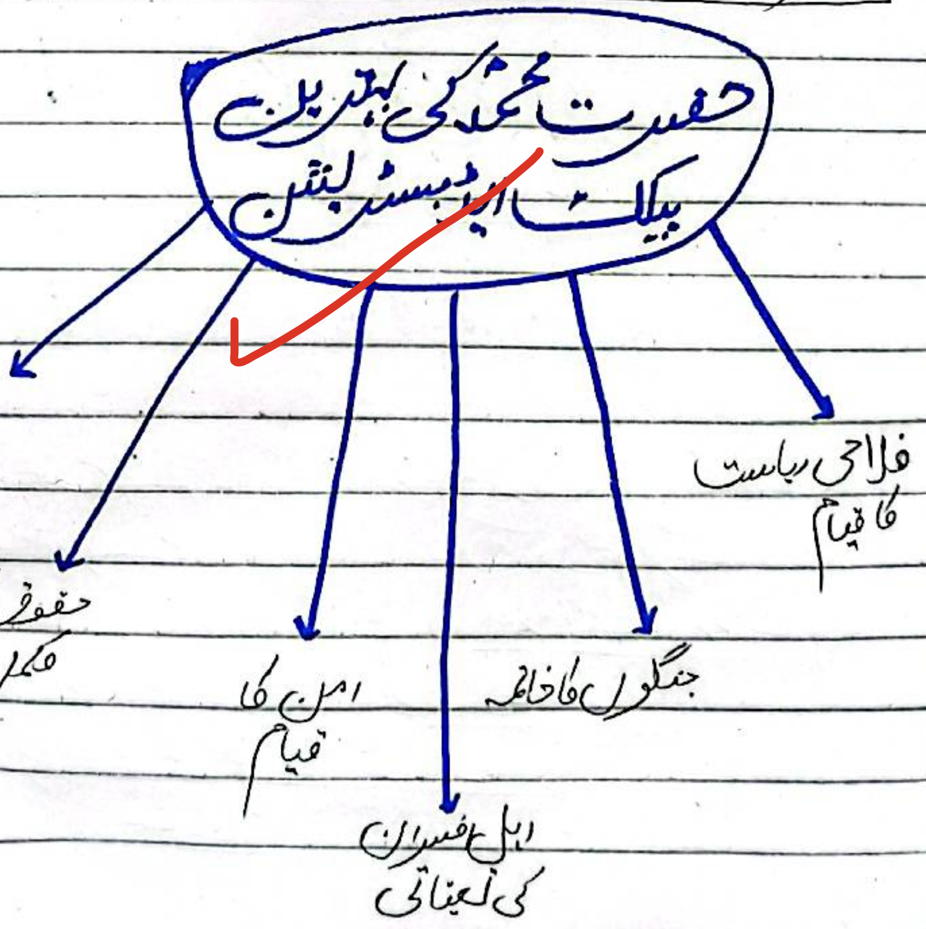

6۔ اسلامی مثالی حکمرانی کی نمایاں خصوصیات:

اس میں

مثالی حکمرانی کا تصور قرآن اور سنت سے منسوب ہے۔ اللہ تعالیٰ اور حضور کریم ﷺ کے احکامات نے مثالی حکمرانی کے تصور کو تقویت بخشی ہے۔

i) تصور توحید کو برقرار رکھنا:

اسلامی حکمرانی

کا اول فریضہ توحید کے تصور کو برقرار رکھنا ہے۔ یہ حکمران کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے جس پہ عمل کرنے کے بعد حکمران اپنی تمام تر خواہشات اور اعمال کو اللہ تعالیٰ کے تابع کر دیتا ہے۔ یوں مثالی ریاست وجود میں آتی ہے۔ قرآن پاک میں حکم ہوا

> واللہ علی کل شیء قدیر
>
> "بے شک اللہ ہر چیز پہ قادر ہے"

ii) رشوت سے ممانعت:

اسلام میں

رشوت کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ رشوت ایک لعنت ہے جو معاشرے میں برابری کے اصولوں کو ختم کر کے ناجائز اقدامات کی طرف راغب کرتی ہے۔ عبداللہ بن عمرو نے فرمایا

> "آپ ﷺ دونوں رشوت لینے اور دینے والے کو سخت ناپسند فرمایا کرتے تھے"

iii) ناجائز مال کمانے سے ممانعت:

آپ ﷺ نے ناجائز مال کمانے کو نا پسند فرمایا ہے۔ اسلام میں حکمران اور تمام لوگوں پہ لازم ہے کہ حلال طریقے سے اور جائز ذریعے سے مال کمائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

> "جس نے ناجائز طریقے سے ایک بالشت بھری زمین کا ٹکڑا بھی حاصل کیا۔ قیامت کے روز اس کے گلے میں اس زمین کا طوق پہنایا جائے گا"

iv) غیر ضروری سفارش سے منع:

آپ ﷺ نے تمام قسم کی غیر ضروری سفارش سے منع فرمایا۔ اسلام میں اپنی حکمرانی کا تصور سفارش کو رد کرتا ہے۔ ایک بار کفاری فاطمہ نامی عورت نے چوری کی۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ کو اس کی سفارش کے لیے بھیجا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا

> "خدا کی قسم اگر اس کی جگہ میری اپنی بیٹی فاطمہ بھی ہوتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کٹوا دیتا"

v) ظلم سے گریز:

اسلام میں حکمران کو ظلم سے باز رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جب حکمران ظلم کرتا ہے تو معاشرے میں بدامنی پھیلتی ہے اور لوگوں کے جان و مال اور عزت داؤ پہ لگ جاتے

پس۔ یوں معاشرہ خوشحالی سے بربادی کی طرف گامزن ہو جاتا ہے
حدیث ترمذی میں ذکر ہے

"اور ظلم قیامت کے دن کی
تاریکیوں کا باعث ہے"

vi) سائلین کی مدد:

اسلام میں سائلین کی مدد کرنے پہ خصوصی توجہ دی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ زکوٰۃ کے مصارف میں مسافر اور مساکین بھی شامل ہیں۔ حکمرانوں پہ لازم ہے کہ وہ تمام سائلین کی بھرپور مدد کریں۔ حدیث میں آتا ہے

"اور ان کے مالوں میں مانگنے والوں
اور نہ مانگنے والوں دونوں کا
حق ہے"

vii) تمام ریاستی امور میں مشاورت:

اسلام میں مشاورت کو ریاستی معاملات میں مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ آپ ﷺ تمام ریاستی اور ذاتی کاموں میں صحابہ اور ازواج سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ قرآن پاک میں بھی مشاورت کی ترغیب دی گئی ہے

وشاورهم في الأمر
"اور اپنوں کاموں میں
مشورہ کر لیا کرو"

(viii بنیادی سہولیات کی فراہمی:

اسلامی ریاست اپنی رعایا کو تمام بنیادی سہولیات کے دینے کی مجاز ہے۔ آپ اور خلفہ راشدین کے زمانے میں لوگوں کی ہر ضرورت کا خیال رکھا جاتا۔ حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا

> "اگر دریائے فرات کے کنارے کسی بھیڑیے نے ناجائز بکری کا شکار کر لیا تو قیامت کے دن عمر سے اس کا بھی حساب ہوگا"

(ix - احتساب کا منصفانہ عمل:

اسلام میں احتساب کے عمل کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ تمام حکمران اور وزراء باقاعدہ آمدن کا حساب دینے کے پابند ہیں۔ ایک بار حضرت عمرؓ اپنے مقرر کردہ گورنر حضرت امیر معاویہؓ کے ہاں تشریف لے گئے جہاں آپؓ کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ نیز حضرت امیر معاویہؓ نے بھی اعلیٰ قسم کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ ~~حضرت عمر~~ حضرت عمرؓ نے پہنچتے ہی سب سے پہلے ان سے اعلیٰ لباس اور پرتپاک استقبال کے مال و وسائل کی رپورٹ طلب فرمائی۔

5. خلاصہ بحث:

اسلام میں مثالی حکمرانی اور شاندار پبلک ایڈمنسٹریشن کا واضح تصور موجود ہے۔ اسلامی تعلیمات پہ عمل کر کے آج کی تمام ریاستوں کو مدینہ کی طرز پہ فلاحی ریاست بنایا جا سکتا ہے۔

12